145046 ـ عشرہ ذوالحجہ میں روزے رکھنے کے استحباب کے بارہ میں احادیث

سوال

آپ کی ویب سائٹ پر " عشرہ ذوالحجہ " کے عنوان سے ایک مضمون ہے، جس سے مجھے یہ سمجھ آئی ہے کہ نو ذوالحجہ کا روزہ رکھنا مستحب ہے، لیکن آپ نے یہ ذکر نہیں کیا کہ آیا عشرہ ذوالحجہ کے باقی ایام کے روزے رکھنا سنت ہیں یا نہیں.

کچھ احادیث ہیں جن کے صحیح ہونے کے بارہ میں مجھے علم نہیں جن میں ان دس ایام کی فضیلت بیان ہوئی ہے، اور وہ ان ایام میں اطاعت و فرمانبرداری کرنے کی ترغیب دلاتی ہیں اور ان میں روزے رکھنا بھی شامل ہے, وہ احادیث درج ذیل ہیں:

1 ـ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" عشرہ ذوالحجہ کے علاوہ کسی اور ایام میں اللہ تعالی کو عبادت کرنا زیادہ پسند نہیں ان ایام میں بہت زیادہ محبوب ہیں، ان میں ہر ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزے کے برابر ہے، اور ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہے "

اسے امام ترمذی اور ابن ماجہ اور امام بیہقی نے روایت کیا ہے.

2 ـ حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں:

پانچ کام ایسے تھے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نہیں چھوڑا کرتے تھے: یوم عاشورا کا روزہ، اور عشرہ ذوالحجہ کے روزے، اور ہر ماہ کے تین روزے، اور فجر سے قبل دو رکعت ادا کرنا... "

اسے امام احمد اور امام نسائی نے روایت کیا ہے.

ان احادیث سے سمجھ آتی ہے کہ صرف نو ذوالحجہ کا روزہ ہی سنت نہیں، بلکہ پورے عشرہ ذوالحجہ کے روزے رکھنا بھی سنت ہے.

تو کیا یہ صحیح ہے، اور آپ کے اس مضمون میں اسے کیوں نہیں بیان کیا گیا ؟ اور کیا مذکورہ بالا احادث صحیح ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہماری ویب سائٹ عشرہ ذوالحجہ کے پہلے نو ایام کے روزے رکھنے کے استحباب کو بیان کیا گیا ہے، اس سلسلہ میں آپ درج ذیل سوالات کے جوابات کا مطالعہ کریں:

سوال نمبر (41633) اور (49042) اور (84271).

دوم:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی حدیث جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" عشرہ ذوالحجہ کے علاوہ کوئی اور ایام اللہ تعالی کو اتنے پسند نہیں جتنے ان دس ایام میں عبادت کرنا پسند ہے، ان ایام میں ہر ایك دن کا روزہ ایك برس کے برابر ہے، اور ہر رات کا قیام کرنا لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہے "

اسے امام ترمذی نے حدیث نمبر (758) اور البزار نے حدیث نمبر (7816) اور ابن ماجہ نے حدیث نمبر (1728) میں ابو بکر بن نافع البصری کے طریق سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتا ہے کہ حدثنا مسعود بن واصل عن نھاس بن فھم عن قتادۃ عن سعید بن المسیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ.

نہاس بن فہم اور مسعود بن واصل کی وجہ سے یہ سند ضعیف ہے، اسی لیے علماء حدیث متفقہ طور پر اس حدیث کو ضعیف کہتے ہیں.

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

یہ حدیث غریب ہے، ہم مسعود بن واصل عن النھاس کے طریقہ کے علاوہ کسی اور سے اس حدیث کو نہیں جانتے.

میں نے محمد یعنی امام بخاری رحمہ اللہ سے اس حدیث سے دریافت کیا تو وہ اس طریق کے علاوہ کسی اور سے نہیں جانتے تھے.

قتادۃ نے سعید بن مسیب سے مرسل بیان کیا ہے، اور یحي بن سعید نے نہاس بن فہم کے حفظ کے بارہ کلام کی ہے " انتہی

اور امام بغوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس کی سند ضعیف ہے " انتہی

دیکھیں: شرح السنۃ (2 / 624).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس میں ضعف ہے " انتہی

دیکھیں: شرح العمدۃ (2 / 555).

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس کی سند ضعیف ہے " انتہی

دیکھیں: فتح الباری (2 / 534).

اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ و الموضوعۃ حدیث نمبر (5142) میں اسے ضعیف قرار دیا ہے.

اور حافظ ابن رجب رحمہ اللہ یہ اور دوسری احادیث بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں:

" دوسری مرفوع احادیث بھی ہیں لیکن یہ سب موضوع ہیں، اس لیے ہم نے ان اور اس جیسی دوسری احادیث سے اعراض کیا ہے جو عشرہ ذوالحجہ کی فضیلت میں موضوع ہیں اور یہ بہت زیادہ ہیں " انتہی

دیکھیں: لطائف المعارف (262).

سوم:

سوال میں وارد دوسری حدیث:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزیں کبھی نہیں چھوڑا کرتے تھے..... "

اس حدیث کا مدار ھنیدۃ بن خالد خزاعی پر ہے اس سے کئی ایک سندیں آئی ہیں اور الفاظ بھی مختلف ہیں:

پہلی:

ھنیدۃ بن خالد عن ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا.

اس سے الحر بن الصیاح نے اور الحر سے اس طریق میں تین راویوں نے روایت کی ہے:

1 ـ عمرو بن قیس الملائي:

اس کی روایت امام نسائی نے سنن نسائی حدیث نمبر (2416) اور امام احمد نے مسند احمد (44 / 59) اور طبرانی نے المعجم الکبیر (23 / 205) اور ابن حبان نے صحیح ابن حبان (14 / 332) میں اور ابو یعلی نے مسند ابی یعلی (12 / 469) میں روایت کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

" چار چیزیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چھوڑا کرتے تھے: یوم عاشوراء کا روزہ اور عشرہ (ذوالحجہ) کے روزے اور ہر ماہ تین ایام کے روزے، اور صبح سے قبل دو رکعتیں "

عمرو بن قیس سے روایت کرنے والا راوی ابو اسحق اشجعی ہے جو کہ مجھول ہے، اس لیے محققین سند نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل (4 / 111) میں بھی ضعیف کہا ہے.

2 ـ زہیر بن معاویہ ابو خیثمہ:

امام نسائی نے الکبری (2 / 135) میں روایت کیا ہے زہیر کے الفاظ یہ ہیں:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ تین دن کے روزے رکھا کرتے تھے، مہینہ کے پہلے سوموار کے دن پھر جمعرات اور پھر اس کے بعد والی جمعرات کو "

3 ـ شريك:

اسے امام نسائی نے الکبری (2 / 135) اور امام احمد نے مسند احمد (9 / 460) طبع مؤسسة الرسالة میں روایت کیا ہے اور اسے شريك نے مسند ابن عمر میں سے زہیر کے الفاظ کے ساتھ ہی بیان کیا ہے.

ابن ابی حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" میں نے اپنے والد اور ابو زرعة سے اس حدیث کے بارہ میں دریافت کیا جسے شريك نے الحر بن الصیاح عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ سوموار اور جمعرات اور اس کے بعد سوموار کا روزہ رکھا کرتے تھے "

ان دونوں کا کہنا تھا: یہ غلط ہے، بلکہ وہ تو الحر بن صیاح عن ھنیدة بن خالد عن امراتہ عن ام سلمہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق سے ہے " انتہی

دیکھیں: العلل (1 / 231).

محققین کا کہنا ہے کہ:

" اس كی سند ضعيف ہے شريك وہ ابن عبد اللہ النخعی ہے ـ جو كہ سيئ الحفظ ہے، اور اس پر حديث كے الفاظ مختلف ہيں پھر انہوں نے اختلاف كا ذكر كيا ہے " انتہى

ديكھيں: المسند (9 / 460).

دوسری وجہ:

عن ہنيدة بن خالد عن امراتہ عن بعض ازواج النبی صلى اللہ عليہ وسلم.

اسے اس طريق سے ابو عوانہ عن الحر بن الصياح عن ہنيدة سے روايت بيان كرتا ہے جسے ابو داود نے حديث نمبر (2437) اور امام نسائی نے حديث نمبر (2372) اور (2418) اور امام احمد نے (37 / 24) اور (44 / 69) اور بيہقی نے سنن الكبرى (4 / 284) ميں اور امام طحاوی نے شرح معانی الآثار (2 / 76) ميں روايات كيا ہے.

ابو داود ميں اس كے الفاظ يہ ہيں:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نو ذوالحجہ اور يوم عاشوراء اور ہر ماہ كے تين روزے ركھا كرتے تھے مہينے كے پہلے سوموار اور جمعرات كا "

تيسری وجہ:

عن ہنيدة عن امہ عن ام سلمۃ رضی اللہ تعالى عنہا:

يہ محمد بن فضيل كے طريق سے ہے وہ بيان كرتے ہيں كہ ہميں حديث بيان كی حسن بن عبيد اللہ نے ہنيدة الخزاعی وہ اپنی ماں سے اور وہ ام سلمہ رضی اللہ تعالى عنہا سے بيان كرتی ہيں كہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم تين ايام كے روزے كا حكم ديتے، پہلی جمعرات اور سوموار اور سوموار كا.

اور ايك روايت ميں ہے:

" مجھے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم مہينے ميں تين روزے ركھنے كا حكم ديا كرتے تھے سوموار اور جمعرات اور دوسرے جمعہ كے سوموار كا "

اور ايك روايت ميں ہے:

" مجھے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم ہر ماہ كے تين روزے ركھنے كا حكم ديا كرتے تھے: پہلا سوموار اور جمعہ

اور جمعرات کا "

اسے امام احمد نے مسند احمد (44 / 82) میں اور ابو یعلی نے مسند ابو یعلی (12 / 315) میں اور ابو داود نے سنن ابو داود حدیث نمبر (2452) میں اور امام نسائی نے سنن نسائی (4 / 221) میں روایت کیا ہے.

اس میں نو ذوالحجہ کے روزے کا ذکر نہیں، اور نہ ہی یوم عاشوراء کے روزے کا ذکر ہے، بلکہ صرف ہر ماہ تین روزے پر اقتصار کیا گیا ہے.

چوتھی وجہ:

عن ہنیدة عن امراتہ عن ام سلمة رضی اللہ تعالی عنہا:

یہ عبد الرحیم بن سلیمان عن الحسن بن عبد اللہ عن الحر بن صیاح عن ہنیدة بن خالد عن امراتہ عن ام سلمة رضی اللہ تعالی عنہا کے طریق سے سابقہ الفاظ سے مروی ہے.

اسے طبرانی نے المعجم الکبیر (23 / 216) اور (23 / 420) اور ابو یعلی نے مسند میں روایت کیا ہے.

پانچویں وجہ:

ہنیدہ بن خالد کہتے ہیں میں ام المومنین کے پاس گیا اس میں انہوں نے ام المومنین کا نام ذکر نہیں کیا.

یہ زہیر بن معاویہ عن الحر بن الصیاح کے طریق ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ہنیدہ الخزاعی سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں ام المومنین کے پاس گیا اور ان کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ کے تین روزے رکھا کرتے تھے مہینے کے پہلے سوموار اور پھر جمعرات اور پھر اس کے بعد والی جمعرات کا "

اسے امام نسائی نے سنن نسائی حدیث نمبر (2415) میں روایت کیا ہے.

حاصل یہ ہوا کہ نقاد الحدیث اس حدیث کے متن اور سند کے مختلف ہونے کی بنا پر اس پر حکم لگانے میں مختلف ہیں:

چنانچہ امام زیلعی نے نصب الرایة (2 / 157) اور مسند احمد کے محققین نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے، اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے بھی اسے ضعیف کہا ہے جیا کہ مجموع فتاوی ابن باز (15 / 417) میں درج ہے، اس لیے کہ حدیث کے متن اور سند میں اضطراب ہے، لگتا ہے کہ حدیث پر حکم کے لیے یہی متجہ ہے.

لیکن علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود (7 / 196 ۔ 199) میں زہیر بن معاویہ اور ابو عوانہ عن الحر بن صیاح کی دونوں روایتوں کو صحیح قرار دیا ہے.

اور دار قطنی کی العلل (15 / 121 ۔ 122) میں درج ہے کہ:

" ہنیدہ بن خالد الخزاعی عن حفصہ کی حدیث کے بارہ میں دریافت کیا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چار اشیاء کو ترک نہیں کیا کرتے تھے: یوم عاشوراء کا روزہ اور عشرہ ذوالحجہ کا روزہ اور ہر ماہ تین روزے، اور صبح سے قبل دو رکعت "

تو وہ کہنے لگے: اسے حر بن صیاح ہنیدہ بن خالد خزاعی کے طریق سے حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتا ہے.

اور حسن بن عبید اللہ اس کی مخالفت کرتے ہوئے اس سے اختلاف کیا ہے چنانچہ اسے عبد الرحیم بن سلیمان حسن بن عبید اللہ عن امہ عن ام سلمہ کے طریق سے بیان کرتے ہیں.

اور اسے ابو عوانہ نے حر بن صیاح عن ہنیدۃ عن امراتہ عن بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے جس میں انہوں نے ام المومنین کا نام نہیں لیا " انتہی

واللہ اعلم .